شروح الغیب

ترجمہ

فتوح الغیب

توحید و معرفت سکھانیوالی ایمان و محبتؐ پیدا کرنیوالی کتاب مستطابؒ

تصنیفِ لطیف:

محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی سیدنا الشاہ محی الدین

عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ

اہم افادات:

حضرت شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ غلام معین الدین قادری نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب

توحید معرفت سکھانیوالی یعنی محبت پیدا کرنیوالی کتاب مستطاب

شروح الغیب

ترجمہ

فتوح الغیب

تصنیف لطیف:

محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا الشاہ محی الدین

عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ

اہم افادات:

حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ غلام معین الدین قادری نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ - لاہور

فون 042-7248657 فیکس 042-7112954

Mob: 0300-9467047 - 0321-9467047 - 0300-4505466

[illegible]

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2008

بار اول ———— 1000

ہدیہ ———— 150/- روپے

زیر اہتمام ———— نجابت علی تارڑ

لیگل ایڈوائزرز
محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339
راجہ صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

مکتبہ اہل سنت امین پور بازار فیصل آباد 0321-6639552

کتاب گھر کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5552929

مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفی سرکلر روڈ گوجرانوالہ 055-4237699

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5558320

مکتبہ ہاشمی سلطان حیدرآباد 0321-3025510

مکتبۃ المدینہ فیصل آباد / راولپنڈی / ملتان / حیدرآباد / کراچی 021-2203311

اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک راولپنڈی 0333-5205914

مکتبہ پاک پبلشرز نزد مسجد [illegible] کراچی

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد 0333-7413467

مکتبہ قادریہ بزمی کراچی 021-6844872

مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد کراچی 021-4219324

علماء اسلامی کتب خانہ بازار ... سیالکوٹ 0345-6747131

مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور 042-7226193

دنیاو آخرت میں دور و محجوب کر دے گا۔ اور بہت جلد حال بدلکر تمہیں محتاج وفقیر بنا دے گا یہ تمہاری سزا ہو گی کہ کیوں تم منعم سے انحراف کر کے اس کی نعمت میں مشغول ہو گئے اور اگر تم نے اس کی فرمانبرداری کی، اور مال سے علاقہ نہ رکھا، تب اللہ تعالیٰ اس مال کو عطاء و بخشش بنا دے گا۔ اور اس میں ایک ذرہ بھی کم نہ کرے گا۔ اور یہ مال تمہارا خادم، اور تم مولیٰ کے خادم ہو گے۔ پھر تم دنیا میں ناز ونعمت سے عیش کرو گے اور آخرت میں خوشحال اور مکرم ہو کر جنت میں صدیقین اور شہداء وصالحین کے ساتھ تمہارا مسکن ہو گا۔

مقالہ سیزدہم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا فرماتے ہیں کہ:

نعمت کو حاصل کرنے اور بلا کو دور کرنے میں مشغول نہ ہو، کیونکہ اگر تمہاری قسمت میں ہے، تو نعمتیں ضرور پہنچیں گی، خواہ تم اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو، یا اس کو تم ناپسند کرو۔ (اسی طرح) بلائیں بھی بہر حال پہنچیں گی، اگر تمہاری تقدیر میں اسے تم پر پہنچنا ہے، خواہ تم اسے ناپسند کرو، اسے دعاؤں کے ذریعہ دور کرنے کی کوشش کرو، یا خواہ صبر کرو، اور مولیٰ کے رضا کی جلدی کرو۔ بلکہ لازم ہے کہ بہر حال میں قضاء وقدر کے آگے اپنا سر جھکا دو۔ پس اگر تم نعمتیں پاؤ تو شکر میں مشغول ہو جاؤ اور اگر بلائیں پہنچیں، تو خواہ بتکلف صبر کرو یا بے تکلف صبر کرو، یا بلاء میں معدوم وفنا ہو جاؤ، جیسی بھی تمہارے حال کی کیفیت ہو گی اسی طرح پر جگہ بجگہ لیجا کر راہ مولیٰ کے ان مقامات کی سیر کرائی جائے گی، جس کی طاعت ومحبت اور دوستی کے ساتھ پیوست کر کے حکم دیا گیا ہے تاکہ "رفیق اعلیٰ" تک رسائی حاصل کرلو۔[1]

---

[1] "رفیق اعلیٰ" سے جماعت انبیاء ومرسلین اور ملاء اعلیٰ کے ملائکہ مراد ہے۔ اور بعض نے حدیث مبارک "اخترت الرفیق الاعلیٰ" میں ذات باری تعالیٰ مراد لی ہے چنانچہ انہوں نے کہا "رفیق" رفق سے ماخوذ ہے مراد ... (از شرح)

اس وقت تم اس مقام پر فائز ہو گے جو گزرا۔ اور جو صدیقین، شہداء، اور صالحین کے مقام میں گزرا۔ میری مراد اس سے 'علی اعلیٰ' (بہت زیادہ بلند) کے بہت زیادہ قریب ہونا ہے، تا کہ تم ان حضرات قدس کے مقامات کی سیر کر سکو جو تم سے پہلے بارگاہ الٰہی جل جلالہ، وعز سلطانہ تک پہنچ گئے ہیں، اور تم اس سے زیادہ نزدیک ہو، اور تم تازہ بتازہ نعمتیں اور مسرت وامن اور عزت وخوشی اس کے قرب میں پاؤ۔ تم بلاؤں کو چھوڑ دو تا کہ زیارت کریں، ان کا راستہ چھوڑ دو تا کہ بلائیں پہنچیں تم دعاؤں کے ذریعہ ان کے رُخ پر حائل نہ ہو۔ (اس میں اشارہ ہے کہ بلاء گویا کوئی شخص ہے جو تمہاری زیارت وملاقات کے لیے آتا ہے، اور اس کے نازل ہونے میں حکمتیں پنہاں ہیں) تم ان کے آنے اور قریب ہونے سے آہ وزاری نہ کرو، اور ان کی آفتوں سے مت ڈرو، کیونکہ ان کی آگ جہنم کی لپٹ مارنے والی آگ سے زیادہ بڑی نہیں ہے، حالانکہ یہ ثابت شدہ ہے اس حدیث میں جو خیر البریہ اور زمین نے جسے اُٹھایا، اور آسمان نے جس پر سایہ کیا۔

ان سب سے بہتر وافضل یعنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا بے شک جہنم کی آگ مومن سے کہتی ہے، اے مومن جلدی گزر جا، بے شک تیرے نور سے میری لپٹیں سرد ہوتی ہیں۔ پس کیا مومن کا وہ نور جس سے جہنم کی آگ کی لپٹیں سرد پڑیں، اگر اپنے اس نور کے ساتھ دنیا میں رہے، وہ وہ نور ہے جس سے مطیع وعاصی ایک دوسرے سے ممتاز وجدا ہوتے ہیں، تو یہی نور بلاؤں کی لپٹوں کو سرد کر دیتا ہے، اور تمہارے صبر کی برودت اور تمہاری مولیٰ سے موافقت چاہیے کہ انہیں جمادے، اور جو تم پر بلا کی سوزش ہے انہیں ٹھہرا دے۔ حالانکہ یہ تمہاری طرف نزدیکی کا پیام ہے اب جان لیا ہوگا کہ بلائیں تمہیں ہلاک کرنے کے لیے نہیں آتیں لیکن اس لیے کہ تمہیں آزمائیں اور تمہارے ایمان کی صحت ثابت ہو، اور تمہارے یقین کی بنیاد کو قوی کرے [illegible] تمہارا دل [illegible] کی طرف [illegible] اور مولیٰ تمہارا [illegible] شکر

سے اپنی رضا و خوشنودی کا اظہار فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ضرور بالضرور تم کو آزماؤں گا تاکہ پتہ لگ جائے کہ تم میں کون مجاہد ہے اور کون صابر۔ اور تمہاری خبروں کو ہم تمہارے عمل سے آزماتے اور حسن و قبح ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ تمہارا ایمان حق کے ساتھ ہے اور تم نے اس کے فعل میں اپنے کامل یقین کے ساتھ موافقت دکھادی اور یہ سب کچھ خدا کی توفیق اور اسی کے فضل و احسان کی وجہ سے ہوا ہے، تو اب تم ہمیشہ کے لیے صابر، موافق اور مسلم بن گئے۔ تو اب تم نہ اپنے لیے اور نہ کسی دوسرے کے لیے کوئی بھی نئی بات پیدا نہ کرو، جس کی وجہ سے امر و نہی سے باہر نکال دے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو، تو گوش ہوش سے سنو، اور فرمانبرداری میں سرعت کرو، اور جلدی کرو، قوت دکھاؤ، عمل کرو بیٹھے نہ رہو، اور صرف تقدیر اور فعل الٰہی کے سپرد نہ کرو (یعنی عمل میں کوشش کرو، تاکہ جبریت کی گمراہی کے گڑھے میں نہ گر جاؤ) بلکہ اپنی کوشش اور طاقت کو امر کی ادائگی میں صرف کرو۔ اب اگر تم عاجز رہے (اور کوشش و سعی کے باوجود کما حقہ امر بجالا سکے) تو اب اپنے مولیٰ کی طرف پناہ لو اور اس سے التجا و گریہ زاری کر کے عذر خواہی کرو۔ پھر ادائے امر سے جو عاجز رہے ہو اس کے اسباب کی تفتیش و جستجو کرو، اور اس کی بندگی کی شرافت و عزت سے جوڑ کے رہے ہو اس کا سبب دریافت کرو۔ ممکن ہے یہ تمہاری دعاؤں کی بدولت (کہ اس میں دروغ کی آمیزش ہو) یا طاعت میں بے ادبی کی وجہ سے، یا اپنی حماقت و سکی اور شتابی و سستی کے سبب، یا اپنی قوت و قدرت پر بھروسہ اور گھمنڈ کر لینے کی وجہ یا اپنے عمل پر خود ہی غرور کیا ہو، یا اپنے نفس کو یا کسی اور مخلوق کو خدا کا شریک بنا لینے کے سبب سے ہو، جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دروازہ سے تمہیں روک دیا اور اپنی بندگی و خدمت سے تمہیں معزول کر دیا، اور اپنی توفیق کی مدد کو تم سے جدا کر لیا اور تم سے اپنا روئے مہربانی پھیر لیا۔ اور دشمن جانا، اور غصہ کا اظہار کیا، اور تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ یہ تمام باتیں اپنے مولیٰ سے غافل کر دیتی اور اس نظر کرم سے گرا دیتی ہیں جس

سے تمہیں پیدا کیا، پرورش کی، اور مال وجاہ اور مرتبہ عطا کیا۔ اے مومن! تم خوف زدہ رہو، تاکہ تم کو اپنے مولیٰ کے سوا کسی دوسرے مولیٰ کے ساتھ مشغول نہ کردے۔ خبردار! تمہارے مولیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہے، وہ اس کا غیر ہے، پس اپنے پر کسی غیر کو اثر انداز نہ کرو، کیونکہ اللہ نے تمہیں اپنی ہی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے تو اپنی جان پر ظلم نہ کرو کہ اس کے حکم سے رُوگردانی کرکے غیر کے ساتھ شغل رکھو۔ پھر وہ تمہیں اس آگ میں جھونک دے۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس وقت تم شرمندہ ہو گے، حالانکہ وہ شرمندگی کچھ نفع نہ دے گی، تم مدد کو پکارو گے پس کوئی پہنچنے والا نہ ہوگا اور خوشنودی کو تلاش کرو گے، کوئی خوش نہ کر سکے گا۔ پھر تم دنیا میں لوٹنا چاہو گے تاکہ تلافی کرو، اور اصلاح کر کے نیک بنو، مگر لوٹ نہ سکو گے۔ اپنی جان پر رحم کرو، اس پر مہربانی اور شفقت کرو، اور جو آلات و ہتھیار مولیٰ نے عطا فرمائے ہیں، انہیں اپنے مولیٰ کی طاعت میں عقل، ایمان، معرفت اور علم سے استعمال کرو، اور ان کے انوار سے اقدار کی تاریکی کو روشن کرو، اور امر و نہی پر مضبوطی سے عمل کرو، ان دونوں کے ذریعہ اپنے مولیٰ کی راہ میں چلو، اور جو ان دونوں کے ماسواء ہے اسے اس کے سپرد کرو جس نے تمہیں پیدا کیا، اور نشو و نما کی۔ پس اپنے اس خالق کی جس نے مٹی سے تمہیں پیدا کیا، اور تمہاری پرورش کی، پھر نطفہ سے ایک معتدل قوی مرد بنایا، تو اس کا کفر اور نافرمانی نہ کرو، اور اس کے حکم کے سوا کسی اور کا ارادہ نہ کرو، اور اس کی نہی کے سواء کسی چیز سے ناخوش نہ ہو، اور اسی مراد کے ساتھ دنیا و آخرت میں قناعت کرو، اور صرف نہی کو ہی دنیا و آخرت میں مکروہ جانو۔ پس ہر مراد اسی مراد یعنی امر کے تابع ہو، اور ہر کراہت اسی مکروہ یعنی نہی کے تابع۔ پس جب تم امر الٰہی کے ہو گے تو ساری کائنات تمہارے حکم میں ہوگی۔ اور جب اسکی نہی کو مکروہ جانا تو تم سے تمام مکروہات دور بھاگیں گی، خواہ تم کہیں بھی ہو، اور کہیں بھی مقیم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بعض کتب (سابقہ) میں فرمایا، اے ابن آدم میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں کسی شے کو کہتا ہوں ہو جا! تو

وہ ہو جاتی ہے۔ تو تم میری فرمانبرداری کرو، تاکہ میں تمہیں اس صفت سے نوازوں کہ تم کسی شے سے کہو کُن (ہو جا) فَیَکُوْنُ (تو وہ ہو جائے)۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا، اے دنیا جس نے میری خدمت کی تو اس کی خدمت کر اور جس نے تیری خدمت کی، تو اسے سختی میں رکھ۔ پھر جب اللہ کی نہی آئے تو تم ایسے ہو جاؤ جیسے کہ تمہارے جوڑ ڈھیلے، حواس ست دل شگفتہ، دل تنگ، مردہ جسم، ہوائے نفس سے دور، علامات بشریہ معدوم، نشانہائے طبیعت نابود، اثر میلان و شہودت فراموش کردہ، اندھیرے صحن والا، بنیادیں ویران شدہ، خالی گھر والا، چھت گری ہوئی، حواس میں نہ ادراک ہو نہ نشان۔ اس وقت تمہاری سماعت (کان یا سننا) ایسی ہو کہ گویا بہرے ہو۔ اور بہرے ہی پیدا کیے گئے ہو۔ اور تمہاری بصارت (آنکھ یا بینائی) پر گویا پردہ پڑا ہوا ہے، آشوب چشم ہے، گویا مادر زاد اندھے ہو اور تمہارے ہونٹ ایسے ہوں گویا ان میں زخم اور پھوڑے ہیں، اور تمہاری زبان ایسی ہو گویا وہ کند اور گونگی ہے، اور تمہارے دانت گویا ان میں پیپ بھرے ہوئے زخم اور ان میں شدت کا درد ہے، اور تمہارے ہاتھ گویا کہ شل ہیں، اور پکڑنے سے لاچار ہیں اور تمہارے پاؤں گویا ان میں اضطراب، لرزہ اور زخم ہیں، اور تمہاری شرمگاہ گویا وہ نامرد ہے اور کسی کام کے قابل نہیں ہے، اور تمہارا شکم (پیٹ) گویا وہ بھرا ہوا ہے اور کھانے سے مستغنی ہے، اور تمہاری عقل گویا وہ مجنون اور فاسد ہے، اور تمہارا جسم گویا مردہ ہے اور قبر کی طرف لے جارہا ہے۔ سننا اور جلدی کرنا صرف امر میں ہو، اور بیٹھنا اور سست ہونا اور کوتاہی کرنا صرف نہی میں ہو۔ اور خود کو مردہ جاننا اور معدوم سمجھنا اور فانی ہونا تقدیر اور فعل الٰہی میں ہو۔ تو اے مومن! اس شربت کو پی، اور اس دوا سے علاج کر، اور اس غذا سے تقویت حاصل کر کہ شکم سیر ہو، اور شفاء پائے صحتمند ہو، تمام گناہوں سے اور ہوائے نفس کی بیماریوں سے۔ (باذن اللہ تعالیٰ)

اور دوسرے گروہ کو اسفل السافلین (سب سے پست مقام) تک گراتا ہے۔ پس وہ گروہ جو علیین تک پہنچ گئے ہیں وہ ڈرتے ہیں کہ ان کو اسفل السافلیں میں نہ گرا دیا جائے، وہ آرزو رکھتے ہیں کہ انہیں وہاں باقی رکھا جائے اور ان کی حفاظت کی جائے جس بلندی پر بھی وہ ہیں۔ اور جو اسفل السافلین میں ہیں وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ یہیں باقی تو نہیں رہیں گے، اور جو پستی ان کو ہے اُس میں ہمیشہ تو انہیں نہیں رکھا جائے گا پس وہ تمنا رکھتے ہیں کہ اُن کو علیین تک اُٹھالیا جائے۔ پھر وہ بیدار ہو گیا۔

مقالہ شانزدہم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا فرماتے ہیں کہ:

ماحجبت من فضل الله والبدء بنعمه الا لاتكالك على الخلق والاسباب والصنائع والاكساب فالخلق حجابك عنالاكل بالسنة وهو الكسب۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فضل اور بے واسطہ نعمت سے جو حجاب اور پردے میں ہو، اس کی وجہ یہ ہے، کہ تم نے خلق اور اسباب پر صنعت و کاریگری پر اعتماد و بھروسہ کرلیا ہے۔ یہ خلق سے علاقہ ہی تمہارا حجاب ہے، جو انبیاء سلف کی سنت پر روزی مانع ہے۔ حالانکہ وہ سنت حرفت و کسب ہی ہے۔ (حدیث شریف میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر پیغمبر کا کوئی ہنر اور حرفت ہے، لیکن میری حرفت جہاد ہے)

فما دمت قائماً مع الخلق يعني راجياً لعطاء هم وفضلهم سائلا لهم مترددا الى ابوالهمه فانت مشرك بالله خلقه فيعا قيك بحر مان الا كل بالسنته الذى شو الكسب من حلال الدنيا۔

ترجمہ پس جب تک تم خلق کے ساتھ قائم ہو یعنی ان کی عطا کے امیدوار، اور ان کی بخشش کے خواستگار، اور ان کے دروازوں پر سالانہ پھیرے کرتے ہو، پس تم مشرک ہو کہ اللہ کے ساتھ اس کی خلق کو شامل کرلیا۔ (جس کا نام شرک خفی ہے) اب تم کو

بطریق سنت رزق پانے سے محروم ہونے کی وجہ پر عذاب کرے گا اور وہ جو بطریق سنت رزق ہے وہ اپنے ہاتھ سے دنیا میں روزی حاصل کرتا ہے۔

ثم اذا تبت عن القیام مع الخلق وشرکك ربك بهم ورجعت الی الکسب فتاء کل بالکسب وتوکل علی الکسب ولطمئن الیه وتنسی فضل الرب فانت مشرك ایضاً الا انه شرك اخفیٰ من الاول فیما قبك الله وجبك عن فضله والبدایته به۔

ترجمہ: پھر جب تم نے مخلوق کے ساتھ قیام کرنے اور اپنے رب کے ساتھ ان کو شریک بنانے سے توبہ کر لی اور کسب کے ذریعہ روزی کو اختیار کر لیا، اور کسب سے کھانے لگے، تو تم کسب ہی پر اعتماد کر بیٹھے، اور اسی پر مطمئن ہو گئے اور اپنے رب کے فضل کو بھول گئے، تو اب بھی تم مشرک ہی رہے، مگر یہ کہ شرک پہلے سے زیادہ خفی ہے۔

(کہ پہلے خلق پر اعتماد تھا، اب کسب پر اعتماد ہو گیا۔ بہر تقدیر شرک سے باہر نہیں ہوئے) پس تم کو اللہ سزا دے گا۔ اور اپنے فضل و بے واسطہ نعمت سے محروم و محجوب رکھے گا۔

فاذا تبت عن ذلك وازلت الشرك عن الوسط ورفعت اتكالك علی الكسب والحول والقوة ورایت الله هو الرازق وهو المسبب والمسهل والمقوی علی الكسب والموفق لكل خیر والرزق بیده تارة یو اسلك بطریق الخلق علیٰ وجه المسئلة لهم فی حالته الا بتلاء اوالریاضة او عند سوالك له عزوجل۔

ترجمہ: پھر جب تم نے اس سے بھی توبہ کر لی اور درمیان سے شرک کو زائل کر دیا، اور کسب سے اپنے اعتماد کو اٹھا لیا اور اپنی طاقت و قوت پر بھروسہ نہ رکھا، تب تم اللہ کو دیکھو گے کہ دراصل وہی رزق دینے والا ہے، وہی مسبب اور اس کو آسان کرنے والا اور کسب پر قوت بخشنے والا، اور ہر بھلائی کی توفیق رحمت فرمانے والا، اور اپنے خاص دست قدرت سے رزق عطا فرمانے والا ہے کبھی وہ تم کو بواسطہ خلق پہنچاتا ہے کہ مخلوق

سے طلب کرا کے بوقت ابتلاء وآزمائش یا بوقت ریاضت ومجاہدہ یا اس وقت تم اللہ سے اس کے لیے دعا کرو۔

واخریٰ بطریق الکسب معاوضة واخریٰ من فضلہٖ مباحاة من غیران تریٰ الواسطة والسبب فرجعت الیہ واستطرحت بین یدیہٖ عزوجل رفع الحجاب بینك و بین فضلہٖ و باداك وغداك بفضلہ عند کل حاجةٍ علیٰ قدر مایوافق حالك کفعل الطبیب الشفیق الرفیق الحبیب للمریض حمایة منہ عزوجل وتنزیھالك من امیل الیٰ من سواہ ویرضیك بفضلہ۔

ترجمہ: اور کبھی بطریق کسب وحرفت بطور عوض واجرت، اور کبھی بلا واسطہ خاص اپنے فضل سے بغیر اس کے تم کسی واسطے یا سبب کو دیکھو۔ پس لازم ہے کہ اسی کی طرف رجوع کرو، اور اس کے آگے اپنے پر پھیلا دو اس وقت اللہ تعالیٰ اس حجاب کو اُٹھا دے گا جو تمہارے اور اس کے فضل سے نعمتیں ہر ضرورت کے وقت بقدر موافق حال تمہارے عنایت فرمائے گا۔ جیسا کہ اس طبیب کا فعل ہوتا ہے جو مریض پر مہربان، شفیق اور دوست ہو۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل سے بے واسطہ سبب تم کو نعمت پہنچانا اپنی جانب سے حفاظت فرمانا، اور اپنے ماسوائے کی طرف رغبت رکھنے سے دور رکھنا۔ اور اپنے فضل کیساتھ بطریق دوام تم کو خوش رکھنا ہے۔

فاذا یقطع من قیلك کل ارادة و کل شھوةولذت ومطلب ومحبوب فلا یبقیٰ فی قبلك سویٰ ارادتہ عزوجل فاذا اراداں یسوق الیك قسمك الذی لا بدلك من تنا ولہٖ ولیس ھو رزقاً لاحد من حلقہ اوجد عندك شھوة ذلك القسم وساقہ الیك فیو اصلك بہ عندالحاجة ثم یوفقك بشکرہ ویعرفك انہ منہ وھو سائقہ الیك ورازقہ لك فتشکرہ وتعرف وتعلم فیزیدك خروجاً من الخلق وبعداً من الانام وخلو الباطن مما سواہ۔

ترجمہ: پھر تمہارے دل سے ہر ارادہ اور ہر خواہش لذت، مطلب اور محبت کا علاقہ

منقطع ہو جائے گا، اور تمہارے دل میں ارادۂ الٰہی کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا۔ پس جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرمائے گا کہ تمہیں تمہاری وہ قسمت جس کا پہنچنا یقینی ہے اور تمہارے سوا کسی مخلوق کا وہ رزق اور قسمت نہیں ہے تو تمہارے دل میں اس قسمت کی خواہش پیدا کر کے اُس کی طرف لے جائے گا، پھر وہ بوقت ضرورت تم کو مل جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے شکر کی توفیق مرحمت فرمائے گا۔ اور اس کی معرفت کرائے گا کہ یہ اسی کی جانب سے ہے، اور وہی تم تک پہنچانے والا اور کھینچ کر لانے والا ہے، اور وہی تمہارا روزی رساں ہے۔ پس اس وقت تم اس کا شکر بجالاؤ گے۔ اور صاحب معرفت وعلم ہو جاؤ گے۔ پھر تو اللہ تعالیٰ اس شکر اور اس معرفت وعلم کے ذریعہ اور زیادہ مخلوق سے باہر نکالے گا، اور لوگوں کے اختلاط سے دور کرے گا، اور باطن یعنی دل کو ماسوا اللہ سے پاک وصاف بنادے گا۔

ثم اذا قوی علمك و یقینك و شرح صدرك و نور قلبك و زاد شریك من مولاك و مكانك لدیه وهو امانتك عنده واهلیتك لحفظ لاسرار علمت متیٰ یاتیك قسیك قبل حین و كرامة لك واجلالاً لحر متك فضلا منه و منةً وهدایة۔

ترجمہ: پھر جب تمہارا علم ویقین مضبوط وقوی ہو جائے اور تمہیں شرح صدر اور قلب میں نورانیت حاصل ہو جائے اور اپنے مولا سے تمہارا قرب اور زیادہ ہو جائے اور تمہاری قدر ومنزلت جناب باری میں اور زیادہ ہو جائے اور اسرار الٰہیہ کی حفاظت کیلئے تمہاری امانت واہلیت اور بڑھ جائے تب تم کو قبل از وقت بتادے گا کہ تمہاری قسمت کب آئے گی (اور وہ کشف کردے گا کہ فلاں چیز تمہارے نصیب میں ہے اور فلاں وقت ضرور پہنچے گی) اور یہ تمہارے لیے بزرگی وکرامت اور تمہاری عزت بڑھانے کیلئے اللہ کی طرف سے فضل واحسان اور ہدایت ہے۔

قال اللہ تعالیٰ [illegible] كلما رزقوا منها من ثمرة رزقا قالوا هذا الذي رزقنا من قبل۔

ترجمہ: چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اور بنائے ہم نے ان میں سے پیشوا جو ہمارے حکم کی ہدایت کرتے ہیں جس وقت کہ وہ صبر کرتے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

(اس آیت سے معلوم ہوا کہ مولیٰ کی طاعت پر صبر کرنے والے اور اس کی ربوبیت کے احکام پر یقین رکھنے والے یقینی طور پر دین کے امام، مقتدا، اور ہادی ہیں)۔(شرح)

وَ قَالَ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ وقال اللہ عزوجل واتقوا اللہ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰهُ۔

ترجمہ: اور فرمایا جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم انہیں ضرور اپنی راہ کی ہدایت دیں گے امر و نہی کی حفاظت کرنے میں اللہ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان احکام کو بتاتا ہے جو دنیا اور آخرت میں تمہاری صلاح کے لیے متضمن ہیں۔

ثم یرد علیك التکوین فتکون بالاذن الصریح الذی لاغبار علیه والدلالات اللائحة کالشمس المنیرة و بکلام لذیذ الذمن کل لذیذ و الهام صدق من غیر تلبیس مصفی من هواجس النفس ووساوس الشیطان اللعین۔

ترجمہ: بعدازاں تمہیں کائنات سپرد کی جائے گی (اور کرامت و خرق عادت کے طور پر کائنات میں تصرف و قدرت عنایت فرمائی جائے گی) پھر تم کائنات میں اس صاف وصریح اجازت کے ساتھ جس پر کوئی غبار اور شک و شبہ نہ ہوگا اور ان روشن دلائل کے ساتھ جو مثل آفتاب روشن ہوں گی، اور اس کلام لذیذ کے ساتھ جو ہر لذیذ سے زیادہ لذیذ ہوگا، اور اس سچے الہام کے ساتھ جس میں کوئی دھوکہ و فریب نہ ہوگا۔ جو نفسانی خواہشات اور شیطان کے وسوسوں پاک و صاف ہوگا تصرف کرو گے۔

قال اللہ تعالی بعض کتبه یا ابن آدم انا اللہ لا اله الا انا اقول للشئی کن فیکون اطعنی اجعل تقول للشئی کن فیکون وقد فعل ذلك بکثیر من انبیائه واولیائه وخواصه من بنی آدم۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتب انبیاء سابقین میں فرمایا اے ابن آدم میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں جس شے کو کہتا ہوں ہو جا (کن) پس وہ ہو جاتی ہے (فیکون) میری فرمانبرداری کر، میں تجھے بھی بنا دوں گا کہ تو جس شے سے کہے گا کن یعنی ہو جا۔ فیکون یعنی وہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم میں سے بے شمار انبیاء اولیاء اور خواص کو اس صفت و مرتبہ سے نوازا۔

فائدہ: منجملہ ان میں ایک حضور غوث پاک قدس سرہ کی ذات مبارک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو کائنات میں تصرف و اقتدار حاصل ہے۔ درحقیقت ہر حال و مقام جو ان مقاموں میں مذکور ہیں وہ اپنے حال شریف کا بطور کنایہ اظہار ہے۔

خوشتر آید آنکہ حال دلبراں — گفتہ آید در لباس دیگراں
دل کو بھاتا ہے وہ حال جانِ جاں — دوسروں کے پردہ میں جو ہو بیاں

(از شرح)

مقالہ ہفت دہم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا فرماتے ہیں کہ:

جب اللہ تعالیٰ تک واصل ہو جاؤ، اور اس کی قربت و توفیق سے اس کے مقرب بن جاؤ، جانتے ہو! وصول الی اللہ کے معنی کیا ہیں؟ یہ ہیں کہ تم مخلوق، ہوائے نفسانی، ارادہ، اور آرزو سے نکل کر فعل الٰہی، اور اس کے ارادہ کے ساتھ ہو جاؤ، بغیر اس کے کہ تمہاری طرف سے کوئی جنبش ہو، نہ اپنے لیے اور نہ کسی مخلوق الٰہی کے لیے، بلکہ جو جنبش بھی ہو اس کے حکم و فعل اور امر الٰہی کے ساتھ ہو۔ اس فنا کی حالت کو "وصول الی اللہ" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پس اللہ ﷻ تک وصول اس کے مانند نہیں ہے کہ اس کی کسی مخلوق تک وصول ہو، جسے عقل عام جانتی اور پہنچاتی ہے کیونکہ خود ذات باری کی یہ شان ہے کہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کہ وہ کسی شے کی مثل نہیں ہے، نہ ذات